

# از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 نومبر، 1964

کمشنر انکم ٹیکس، احمد آباد

بنام

اے عبدالرحیم اینڈ کمپنی، برودہ

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1922، دفعہ 264 شراکت کا اندراج۔ دو سے زائد پارٹنرز۔ بصورت دیگر حقیقی۔ کیا ایک شراکت دار کے بے نامی دار ہونے پر اندراج سے انکار کیا جاسکتا ہے؟ بے نامی دار۔ کی حیثیت۔ اگر اصل مالک کا ٹرسٹی ہے۔

تین شراکت داروں پر مشتمل ایک شراکت داری کی تشکیل نو کی گئی تاکہ چوتھے شراکت دار کو لیا جاسکے جو اس کا بھتیجا تھا، اور موجودہ شراکت داروں میں سے ایک نے اسے اپنے حصے میں سے ایک حصہ دیا تھا۔ انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 26A کے تحت اندراج کے لئے نئی شراکت فرم کی درخواست کو انکم ٹیکس افسر نے اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ چونکہ نیا شراکت دار بے نامی دار ہے اس لئے شراکت حقیقی نہیں ہے۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر، اپیلٹ ٹریبونل اور ہائی کورٹ نے یہ موقف اختیار کیا کہ نیا شراکت معاہدہ قانون کے مطابق درست ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایک شراکت دار دوسرے کا بے نامی دار ہے جو فرم کو اندراج کرنے سے انکار کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔

ریونیو کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا کہ اس حقیقت کے علاوہ کہ چوتھا شراکت دار **نقلی ہے** اور اس لیے نئی شراکت داری حقیقی نہیں ہے، پرانے شراکت دار کا اصل حصہ وہ نہیں تھا جو معاہدے میں بیان کیا گیا تھا بلکہ اس کا ظاہری حصہ اور بے نامی دار کا حصہ تھا۔ اس حد تک معاہدے میں دفعہ 26A کے تحت شراکت داروں کے انفرادی حصص کی صحیح وضاحت شامل نہیں تھی اور لہذا اندراج کو درست طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔

حکم ہوا کہ: (اپیل خارج کرتے ہوئے)

(1) جب کوئی فرم اندراج کے لئے ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت درخواست دیتی ہے، تو انکم ٹیکس افسر اس درخواست کو مسترد کر سکتا ہے اگر وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ شراکت داری حقیقی نہیں ہے یا شراکت داری کے آلے نے شراکت داروں کے انفرادی حصص کی صحیح وضاحت نہیں کی ہے۔ لیکن ایک بار جب وہ اس نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں کہ شراکت داری حقیقی اور جائز ہے، تو وہ اس بنیاد پر اندراج سے انکار نہیں کر سکتے کہ شراکت داروں میں سے ایک دوسرے کا بے نامی دار ہے۔ اگر شراکت داری حقیقی اور قانونی ہے تو بے نامی دار کو دیا جانے والا حصہ شراکت داری میں اس کے انفرادی حصے کی صحیح وضاحت ہوگی۔ مذکورہ بے نامی دار کے حصے سے متعلق آمدنی میں فائدہ مند مفاد تشخیص کے معاملے سے متعلق ہو سکتا ہے، لیکن اندراج کے سوال کے بارے میں نہیں۔ [21 D-F]

آر سی متر اینڈ سنز بمقابلہ C.I.T، کلکتہ، (1959) 2 Supp. C.I.T-641S.C.R مدراس بمقابلہ سیوکاسی میچ ایکسپورٹنگ کمپنی، (1964) 53 I.T.R 204- سر سندر سنگھ مجیٹھیا بمقابلہ C.I.T، C.P، اور U.P، (1942) 10 I.T.R 457 کا حوالہ دیا گیا ہے۔ سینٹرل ٹائیز سرکٹ، ماٹنگا، (1941) 9 I.T.R 44، غور کیا گیا۔ ہیراندرام سکھ بمقابلہ C.I.T، حیدرآباد، (1963) 47 I.T.R 598۔ پی اے راجو چیٹیاری بمقابلہ C.I.T، مدراس، (1949) 17 I.T.R 51، ممتاز شدہ۔

(ii) بے نامی دار حقیقی مالک کا محض امانت دار ہوتا ہے اور اس کا اصل مالک کی جائیداد یا کاروبار میں کوئی فائدہ مند مفاد نہیں ہوتا۔

جیسا کہ ایک ٹرسٹی کے معاملے میں ہوتا ہے، وہ دوسرے کے ساتھ شراکت داری میں داخل ہونے کا قانونی کردار رکھتا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے منافع کے لئے جوابدہ ہے، اور اسے اپنے نقصانات کا معاوضہ دینے کا حق ہے، کسی تیسرے فریق یا یہاں تک کہ شراکت داروں میں سے کسی ایک کے ذریعہ بھی اسے مذکورہ کردار سے محروم نہیں کرتا ہے۔ [19 D-E; G-H]

گر نارائن بمقابلہ شیولال سنگھ، (1918) I.A46 L.R.1، ارونا گروپ آف اسٹیٹس، بوڈی نائکنور بمقابلہ ریاست مدراس، (1962) 264 M.L.J2، کا حوالہ دیتے ہیں۔

اپیلیٹ دیوانی دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 982، سال 1963۔  
انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 8، سال 1960 میں گجرات ہائی کورٹ کے 4، 5 اپریل، 1961 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور آراین سمجھتھی۔  
جواب دہندہ کی طرف سے ٹی اے رام چندرن اور اوسی ماتھر۔  
عدالت کا فیصلہ جسٹس سباراؤ نے سنایا۔

جسٹس سباراؤ۔ سرٹیفکیٹ کے ذریعے کی گئی اس اپیل سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا انکم ٹیکس افسر دو سے زیادہ افراد کے درمیان کی گئی حقیقی شراکت داری کو اس بنیاد پر رجسٹر کرنے سے انکار کر سکتا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے لئے صرف بے نامی دار ہے۔

متعلقہ حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ عبدالرحیم ولی بھائی، عبداللہ رحمان اور عبدالرحیم ملنگ بھائی کے نام سے تین افراد نے بالترتیب 9 آنا، 5 آنا اور 2 آٹوں کی شراکت قائم کی۔ مذکورہ شراکت داری بکری اور بھیڑ کی کھالوں میں کاروبار کر رہی تھی۔ سموت سال) 2012 (02-11-1956 تا 15-11-1955) کے آغاز سے مذکورہ فرم کے آئین میں تبدیلی کی گئی تھی۔ عبدالرحمن کالو بھائی کے نام سے ایک چوتھے شراکت دار کو شراکت داری میں شامل کیا گیا تھا جس میں عبدالرحیم ولی بھائی کے 9 آٹوں کے حصے میں سے 2 آٹوں کے حصے بنائے گئے تھے۔ مذکورہ عبدالرحمن کالو بھائی عبدالرحیم ولی بھائی کے بھتیجے ہیں۔ 6 مارچ 1956 کو مذکورہ 4 افراد کے درمیان شراکت نامہ پر عمل درآمد کیا گیا۔ مذکورہ شراکت داری کے تحت عبدالرحیم ولی بھائی، عبداللہ رحمان، عبدالرحیم ملنگ بھائی اور عبدالرحمن کالو بھائی کے پاس بالترتیب 7 آنا، 5 آنا، 2 آنا اور 2 آنا تھے۔ 8 مئی 1956 کو مذکورہ فرم نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 26A کے تحت اپنے اندراج کے لئے انکم ٹیکس افسر کو ایک درخواست پیش کی۔ انکم ٹیکس افسر کا کہنا تھا کہ یہ شراکت جعلی تھی اور اس پر انہوں نے اسے رجسٹر کرنے سے انکار کر دیا۔ ٹیکس دہندگان نے اپیلیٹ اسسٹنٹ

کمشنر کے پاس اپیل پر یہ معاملہ اٹھایا، جس نے کہا کہ شراکت داری کا معاہدہ قانونی طور پر درست ہے اور حقیقت یہ ہے کہ شراکت داروں میں سے ایک دوسرے کا بے نامی دار تھا، یہ فرم کو رجسٹر کرنے سے انکار کرنے کی بنیاد نہیں ہے، حالانکہ یہ انکم ٹیکس افسر کو بے نامی دار کے حصے سے متعلق آمدنی کو اصل مالک کی آمدنی کا حصہ سمجھنے کا حق دار ہو سکتا ہے۔ مؤخر الذکر کی آمدنی سے ٹیکس کا اندازہ لگانا۔ انکم ٹیکس افسر نے اپیلٹ ٹریبونل، بمبئی بیچ میں اپیل کو ترجیح دیتے ہوئے فیصلے کی صداقت پر سوال اٹھایا۔ ٹریبونل نے یہ بھی کہا کہ شراکت داری حقیقی تھی اور حقیقت یہ ہے کہ شراکت داروں میں سے ایک نے اپنے حصے کا ایک چھوٹا سا حصہ اپنے بھتیجے کو دے دیا ہے جو اس شراکت داری کو ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت رجسٹرڈ ہونے سے نااہل نہیں کرے گا۔ ریونیو کے کہنے پر مندرجہ ذیل سوال ہائی کورٹ کو بھیجا گیا:

"کیا ایسی شراکت جس میں ایک شراکت دار دوسرے شراکت دار کا بے نامی دار ہو، اسے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت رجسٹر کیا جاسکتا ہے۔"

ہائی کورٹ کے فاضل ججوں کا خیال تھا کہ جو سوال تیار کیا گیا ہے اس سے فریقین کے درمیان تنازعہ کا اصل معاملہ سامنے نہیں آتا ہے اور اس لئے انہوں نے اس سوال کو اس طرح دوبارہ ترتیب دیا:

"چاہے حقائق کی بنیاد پر ہو یا معاملے کے حالات میں، 6 مارچ 1956 کی شراکت کے تحت تشکیل دی گئی شراکت انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت درج کی جاسکتی ہے۔"

فاضل جج صاحبان نے اس سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ ان کا ماننا تھا کہ چونکہ شراکت داری حقیقی ہے اس لئے یہ حقیقت کہ شراکت داروں میں سے ایک کو اس کے اور دوسرے شراکت دار کے درمیان کسی معاہدے کی وجہ سے اس کے حصے میں کوئی فائدہ مند مفاد نہیں تھا، فرم کو ایکٹ کے تحت اندارج ہونے سے محروم نہیں کرے گا۔ لہذا اپیل کی جاتی ہے۔

جناب راج گوپال شاستری، جو ریونیو کے فاضل وکیل تھے، نے ہمارے سامنے مندرجہ ذیل دو نکات اٹھائے: (1) عبدالرحمن کالو بھائی صرف ایک نقلی ہیں اور اس لیے یہ شراکت داری حقیقی نہیں ہے۔ (2) اگر عبدالرحمن کالو بھائی شراکت میں 2 اتوں کے حصے کے لحاظ سے عبدالرحیم ولی بھائی کے بے نامی دار ہیں تو بھی عبدالرحیم ولی

بھائی کا شراکت میں 9 آنا حصہ ہے۔ چونکہ شراکت نامہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے پاس 9 آنا کے حصص کے بجائے صرف 7 آنا حصص ہیں، لہذا ایکٹ کی دفعہ 26A کے معنی میں ان کے انفرادی حصے کی کوئی صحیح وضاحت نہیں ہے اور، لہذا، انکم ٹیکس افسر نے ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت اندراج کے لئے فرم کی درخواست کو صحیح طور پر مسترد کر دیا۔

دوسری جانب مدعا علیہ کے وکیل نے دلیل دی کہ یہ سوال کہ شراکت داری حقیقی تھی یا نہیں، حقیقت میں سے ایک ہے اور ممکنہ طور پر اسی وجہ سے ٹریبونل نے سچائی کا سوال ہائی کورٹ کو نہیں بھیجا تھا اور ریونیو کے فاضل وکیل اب اس عدالت کے سامنے یہ سوال نہیں اٹھا سکتے۔

انہوں نے مزید دلیل دی کہ چونکہ شراکت حقیقی ہے اس لیے کسی اندرونی انتظامات کے تحت ایک شراکت دار دوسرے شراکت دار کا بے نامی دار ہونے کی صورت میں اس کی قانونی حیثیت میں کوئی کمی نہیں آئے گی یا اسے ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہونے سے نااہل قرار نہیں دیا جائے گا۔

اعتراضات کو سمجھنے کے لئے شروع میں ہی قانون کی دفعہ 26A کے متعلقہ حصے اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کو پڑھنا آسان ہو گا۔

دفعہ 26A(1) کسی بھی فرم کی جانب سے انکم ٹیکس افسر کو درخواست دی جاسکتی ہے، جو شراکت داروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کرتے ہوئے شراکت داری کے ایک دستاویز کے تحت تشکیل دی گئی ہو، تاکہ اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے اندراج اور انکم ٹیکس یا سپر ٹیکس سے متعلق فی الحال نافذ کسی اور قانون سازی کی جاسکے۔

(2) درخواست ایسے شخص یا افراد کی طرف سے کی جائے گی، اور ایسے اوقات میں اور اس طرح کی تفصیلات پر مشتمل ہوگی اور ایسی شکل میں ہوگی، اور اس طرح سے تصدیق کی جائے گی، جو مقرر کیا جائے؛ اور انکم ٹیکس افسر کے ذریعہ اس سے اس طرح نمٹا جائے گا جو مقرر کیا جائے۔

ایکٹ کی دفعہ 59 کے تحت بنائے گئے قواعد کے قواعد 2 سے 6B فرموں کی اندراج سے متعلق ہیں۔

قاعدہ 2. شراکت کے معاہدہ کے تحت تشکیل دی گئی کوئی بھی فرم جو شراکت دار کے انفرادی حصص کو دکھائے، انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 26A(اس کے

بعد ان قوانین میں جسے ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعات کے تحت انکم ٹیکس افسر کے پاس اندراج کروا سکتی ہے، اس حوالے سے دی گئی درخواست پر مذکورہ معاہدہ میں موجود تفصیلات۔

ایسی درخواست پر تمام شراکت داروں کے ذاتی دستخط ہوں گے.....

قاعدہ 4. اگر، قاعدہ میں حوالہ کردہ درخواست کی وصولی پر۔ قاعدہ 3، انکم ٹیکس افسر اس بات سے مطمئن ہے کہ شراکت داری کے آلے میں دکھائے گئے مطابق ایک فرم موجود ہے اور درخواست مناسب طریقے سے کی گئی ہے، وہ دستاویز کے نیچے تحریری طور پر داخل کرے گا یا تصدیق شدہ کاپی، جیسا کہ معاملہ ہو، درج ذیل شکل میں ایک سرٹیفکیٹ درج.....

قاعدہ 6B۔ اگر انکم ٹیکس افسر اس بات سے مطمئن ہو جائے کہ قاعدہ 4 کے تحت یا قاعدہ 6A کے تحت دیا گیا سرٹیفکیٹ حقیقی فرم کے وجود کے بغیر حاصل کیا گیا ہے تو وہ اس طرح دیے گئے سرٹیفکیٹ کو منسوخ کر سکتا ہے۔

مذکورہ دفعات پر غور کرنے کے بعد، دیگر دفعات کے علاوہ، آر سی میٹرا اینڈ سنز میں اس عدالت نے۔ کلکتہ کے انکم ٹیکس کمشنر کے مقابلے میں (جسٹس سنہا کے ذریعے بات کرتے ہوئے، جیسا کہ وہ اس وقت تھے، نے کہا کہ کسی فرم کو ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت اندراج کا حق دار ہونے کے لئے، مندرجہ ذیل ضروری شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے، یعنی، (1) فرم کو شراکت کے ایک آلے کے تحت تشکیل دیا جانا چاہئے، جس میں شراکت داروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کی جانی چاہئے۔ (ii) تمام شراکت داروں کی طرف سے اور ان کے دستخط شدہ ایک درخواست اور قواعد میں بیان کردہ تمام تفصیلات پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ (iii) درخواست اس مخصوص سال کے لئے دفعہ 23 کے تحت فرم کی تشخیص سے پہلے کی جانی چاہئے۔ (iv) نفع یا نقصان اگر اکاؤنٹنگ سال سے متعلق کسی بھی کاروبار کو تقسیم یا جمع کیا جانا چاہئے، جیسا کہ معاملہ ہو، آلہ کی شرائط کے مطابق؛ اور (v) شراکت داری حقیقی ہونی چاہئے اور اکاؤنٹنگ سال میں شراکت داری کے آلے کی شرائط و ضوابط کے مطابق موجود ہونا چاہئے۔ اس عدالت نے ایک بار پھر کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس بمقابلہ سیوکاسی میچ ایکسپورٹنگ کمپنی (2) میں فیصلہ سنایا:

"انکم ٹیکس افسر کا دائرہ اختیار دو حقائق کا پتہ لگانے تک محدود ہے، (1) اندراج کے لئے درخواست ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق ہے، اور (2) اندراج کے لئے پیش کردہ دستاویز میں دکھایا گیا فرم جعلی ہے یا اس کا کوئی قانونی وجود نہیں ہے۔"

لہذا یہ طے شدہ قانون ہے کہ اگر شراکت حقیقی اور درست ہے تو انکم ٹیکس افسر کو اس کے اندراج کو رد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اگر ایکٹ کی دفعہ 26A کی دیگر دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی تعمیل کی جاتی ہے۔

موجودہ معاملے میں شراکت داری کو حقیقی پایا گیا تھا۔ قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ تمام رسمی کارروائیوں کو پورا کیا گیا ہے۔ شراکت داروں کے انفرادی حصص جیسا کہ شراکت داری کے انسٹرومنٹ میں دکھایا گیا ہے درخواست میں واضح کیا گیا ہے۔ لہذا، جب تک کسی ایک شراکت دار کے بے نامی دار کے فرم کا شراکت دار بننے کی راہ میں کوئی قانونی رکاوٹ نہ ہو، انکم ٹیکس افسر اندراج کی درخواست مسترد کرنے کی صورت میں اپنے دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کرے گا۔

لہذا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا کسی شخص کا بے نامی دار کسی فرم کا شراکت دار بن سکتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 2(6B) کے تحت، "فرم"، "شراکت دار" اور "شراکت" کے بالترتیب وہی معنی ہیں جو انڈین شراکت ایکٹ، 1932 (9، سال 1932) میں ہیں: بشرطیکہ "شراکت دار" کی اصطلاح میں کوئی بھی شخص شامل ہو جو نابالغ ہونے کے ناطے شراکت داری کے فوائد میں داخل ہوا ہو۔ انڈین شراکت ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت، "شراکت" ان افراد کے درمیان تعلق ہے جو سب کے ذریعہ چلائے جانے والے کاروبار کے منافع کو بانٹنے پر رضامند ہو گئے ہیں یا ان میں سے کوئی بھی سب کے لئے کام کرتا ہے۔ اگر شراکت داری حقیقی ہے، جیسا کہ موجودہ معاملے میں ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شراکت نامہ میں ذکر کردہ 4 شراکت داروں کو دستاویز میں بیان کردہ طریقے سے ان کے ذریعہ کیے گئے کاروبار کے منافع کو بانٹنے پر اتفاق کیا جانا چاہئے۔ درحقیقت، موجودہ معاملے میں شراکت نامہ اور اندراج کی درخواست میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ فرم کے منافع میں 4 شراکت داروں کے واضح اور یقینی حصص ہیں۔

سر سندر سنگھ جھیٹھیا بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، C.P اور U.P (1) کے معاملے میں عدالتی کمیٹی نے وہ سوال اٹھایا جو قانون کی دفعہ 26A کے تحت انکم ٹیکس افسر کے

غور و خوض کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ سر جارج رینکن نے بورڈ کی طرف سے بات کرتے ہوئے کہا:

"جب کسی فرم کی طرف سے دفعہ 26A کے تحت شراکت داری کا آلہ ہونے والی دستاویز پیش کی جاتی ہے اور اس طرح کے انسٹرومنٹ کے تحت تشکیل دی گئی فرم کی اندراج کے لئے درخواست دی جاتی ہے، تو یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ آیا اس دستاویز کا مقصد فریقین کی طرف سے کاروبار کے سلسلے میں ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کو منظم کرنے کے طور پر حقیقی اثر ڈالنا ہے یا کیا اسے دکھاوے کے طور پر انجام دیا گیا ہے۔ ٹیکس کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے اور اس ارادے کے بغیر کہ اس کے حامی نظریات حقیقت میں فریقین کے حقوق کی وضاحت کرنے کے طور پر اثر انداز ہونا چاہئے۔ یہ فیصلہ کرنا کہ کوئی آلہ اس معنی میں حقیقی نہیں ہے، حقیقت کی تلاش میں آنے کے مترادف ہے:"

ٹریبونل کی جانب سے دی گئی اس بات کے پیش نظر کہ شراکت کا انسٹرومنٹ حقیقی تھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ٹیکس کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے دکھاوے کے طور پر انجام نہیں دیا گیا تھا، بلکہ حقیقت میں اس نے آپس میں فریقین کے حقوق اور ذمہ داریوں کی وضاحت کی تھی۔

یہ ہمیں اس سوال کی طرف لے جاتا ہے کہ کیا بے نامی دار قانون میں کسی فرم کا شراکت دار ہو سکتا ہے۔

غیر منقولہ جائیداد کی بازیابی کے لئے بے نامی دار کے اپنے نام پر مقدمہ کرنے کے حق کے تناظر میں، گورنارن بمقابلہ شیولال سنگھ (1) کی عدالتی کمیٹی نے قانون میں بے نامی دار کی حیثیت کی وضاحت اس طرح کی ہے:

جیسا کہ پہلے ہی مشاہدہ کیا جا چکا ہے، بے نامی دار کو اس جائیداد یا کاروبار میں کوئی فائدہ مند دلچسپی نہیں ہے جو اس کے نام پر کھڑی ہے۔ وہ درحقیقت حقیقی مالک کی نمائندگی کرتا ہے، اور جہاں تک ان کی نسبتاً قانونی حیثیت کا تعلق ہے تو وہ اس کے لئے محض ایک امانت دار ہے..... ہندوستان میں زیادہ تر عدالتی رائے اس تجویز کے حق میں ہے کہ بے نامی دار کے ذریعہ یا اس کے خلاف کارروائی میں، فائدہ مند طور پر حقدار شخص کو عدالتی قوانین سے مکمل طور پر متاثر کیا جاتا ہے۔"



ارونا گروپ آف اسٹیٹس، بوڈی ناکنور بمقابلہ ریاست مدراس (2) میں مدراس ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے مذکورہ قانونی موقف کی بنیاد پر صحیح کہا کہ بے نامی کردار نے بے نامی دار کی شراکت دار کی حیثیت یا شراکت داری کے دیگر ممبروں کے ساتھ اس کے حتمی تعلقات کو متاثر نہیں کیا۔ اس میں نشاندہی کی گئی ہے کہ اگر کوئی شراکت دار دوسرے کے لیے صرف بے نامی دار ہے تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ شراکت سے حاصل ہونے والے منافع کے لیے اصل مالک کے سامنے جوابدہ ہو۔ لہذا بے نامی دار حقیقی مالک کا محض ٹرسٹی ہوتا ہے اور اس کا اصل مالک کی جائیداد یا کاروبار میں کوئی فائدہ مند مفاد نہیں ہوتا۔ لیکن قانون میں، جس طرح ایک ٹرسٹی کے معاملے میں، وہ دوسروں کے ساتھ شراکت داری میں بھی داخل ہو سکتا ہے۔

اگر ایسا ہے تو قانون کا وہ کون سا اصول ہے جو شراکت دار کے بے نامی دار کو مذکورہ شراکت دار کے ساتھ دوسروں کے ساتھ شراکت دار بننے سے روکتا ہے؟ دوسرے شراکت داروں کی طرح، اس کا الگ اور حقیقی وجود ہے۔ وہ شراکت نامہ کی شرائط کے تحت چلایا جاتا ہے۔ اس کے حقوق اور ذمہ داریاں معاہدے کی شرائط اور شراکت داری ایکٹ کی دفعات کے ذریعہ کنٹرول کی جاتی ہیں۔ شراکت داری کے کاموں کے لئے تیسرے فریقوں کے لئے اس کی ذمہ داری دوسرے شراکت داروں کے برابر ہے۔ دوسرے شراکت داروں کو حقیقی مالک سے کوئی تشویش نہیں ہے۔ وہ صرف اپنے حقوق کو نافذ کرنے یا شراکت نامہ کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے اس کی طرف دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے اور دوسرے شراکت دار کے درمیان کوئی بھی اندرونی انتظام شراکت داری کی شرائط کے مطابق نہیں ہوتا ہے۔ یہ انتظام صرف بے نامی دار کو حاصل ہونے والے منافع پر چلتا ہے۔ یہ شراکت داری کے انتظام سے باہر ہے۔ اگر کوئی بے نامی دار کسی دوسرے کے ساتھ شراکت داری کرنے کا قانونی کردار رکھتا ہے، تو یہ حقیقت کہ وہ اپنے منافع کے لئے جوابدہ ہے، اور کسی تیسرے فریق یا یہاں تک کہ شراکت داروں میں سے کسی ایک کے ذریعہ اس کے نقصانات کا معاوضہ دینے کا حق رکھتا ہے، اسے مذکورہ کردار سے محروم نہیں کرتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ اگر شراکت داری صرف دو افراد کے درمیان ہو جن میں سے ایک دوسرے کا بے نامی دار ہے تو مختلف خیالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں شراکت داری اس لئے خراب نہیں ہو سکتی کہ بے نامی دار کے پاس شراکت داری میں

داخل ہونے کا کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ اس لئے کہ قانون میں شراکت داری کم از کم دو افراد کے درمیان تعلق ہے اور بے نامی دار اور اصل مالک کے معاملے میں حقیقت میں صرف ایک شخص ہوتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے معاملے میں جہاں کسی بے نامی دار کو دوسرے شراکت داروں کی رضامندی سے شراکت دار کے طور پر لیا جاتا ہے، وہ صرف "نقلی" ہوگا۔ ہم مذکورہ دونوں سوالات پر کسی حتمی رائے کا اظہار کرنے کی تجویز نہیں رکھتے ہیں، کیونکہ وہ اس اپیل میں پیدا نہیں ہوتے ہیں۔

بمبئی ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے سینٹرل ٹیکس سرکٹ، ماٹنگا میں کہا کہ انکم ٹیکس حکام کے اس نتیجے کو درست ثابت کرنے کے لئے ثبوت موجود ہیں کہ مبینہ شراکت داری حقیقی شراکت داری نہیں تھی اور انہوں نے فرم کو اندراج کرنے سے انکار کرتے ہوئے صحیح کام کیا۔ یہ نتیجہ عدالت کے سامنے ریفرنس نمٹانے کے لیے کافی تھا۔ لیکن بیومونٹ، چیف جسٹس نے فیصلے کے دوران کچھ مشاہدات کیے جو اپیل کنندہ کی دلیل کی تائید کرتے ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا:

انہوں نے کہا کہ اگر یہ دکھایا جائے کہ ان میں سے ایک شراکت دار صرف دوسرے شراکت دار کے لیے مختص شیئر کا نامزد ہے تو نامہ انفرادی حصص کی صحیح وضاحت نہیں کرے گا۔ مجھے لگتا ہے کہ اس میں انفرادی اور فائدہ مند حصص کی صحیح وضاحت کی جانی چاہئے، کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو انکم ٹیکس حکام کے نقطہ نظر سے متعلق ہے۔ اگر اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اس نتیجے پر پہنچنے کے لئے کوئی ثبوت تھا کہ اس معاملے میں ماں  $4\frac{1}{2}$  آنا کے حصے کے فائدہ مند مفاد کی حقدار نہیں تھی، تو میرے خیال میں وہ دستاویز کور جسٹس کرنے سے انکار کرنے میں حق بجانب تھا۔"

بڑے احترام کے ساتھ ہم مذکورہ مشاہدات سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی بے نامی دار ٹرسٹی کا کردار رکھتا ہے اور اس لیے وہ اپنے نام سے دوسرے کے ساتھ شراکت داری کر سکتا ہے تو اس شراکت داری میں اسے الاٹ کیا گیا حصہ اس میں اس کے انفرادی حصے کی درست وضاحت کے لیے ہونا ضروری ہے۔ کانیا، جسٹس، جیسا کہ وہ اس وقت تھا، نے کیس کے اس پہلو پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ آندھرا پردیش ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے ہیرا اندرام سکھ بمقابلہ انکم ٹیکس، حیدرآباد (2) کے معاملے میں کہا کہ شراکت نامہ میں شراکت دار کے طور پر دکھایا گیا شخص حقیقی

شراکت دار نہیں تھا اور اس لئے انکم ٹیکس افسر نے فرم کو رجسٹر کرنے سے انکار کرنے میں مکمل طور پر حق بجانب تھا۔

وہاں ٹیکس دہندگان کی فرم بنیادی طور پر برابر حصص کے ساتھ 2 شراکت داروں پر مشتمل تھی، یعنی رام پرساد اور بھگوان داس۔ بھگوان داس کی موت کے بعد، رام پرساد نے اپنی خالہ، مسز چندر ابائی اور اپنے نابالغ بیٹے کو سنا تھی کے طور پر لیا۔ انکم ٹیکس افسر نے کہا کہ مسز چندر ابائی اور رام پرساد کا نابالغ بیٹا دونوں حقیقی شراکت دار نہیں تھے بلکہ وہ محض نقلی تھے، اور انہیں ٹیکس کے واقعات کو کم کرنے کے لئے صرف شراکت دار کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ چونکہ تین شراکت داروں میں سے دو حقیقی شراکت دار نہیں تھے، لہذا شراکت داری خود حقیقی نہیں تھی۔ اگرچہ فیصلے میں کچھ مشاہدات وسیع ہیں، لیکن یہ فیصلہ موجودہ معاملے کو نہیں چھوٹاتا ہے۔ مدراس ہائی کورٹ کا پی اے راجو چیٹیاری بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس (2) کا فیصلہ بھی ایسا ہی ہے جس میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ شراکت داری حقیقی نہیں تھی۔ یہ فیصلہ بھی اس نکتے کے علاوہ ہے۔

قانونی حیثیت اس طرح بیان کی جاسکتی ہے: جب کوئی فرم اندراج کے لئے ایکٹ کی دفعہ 26A کے تحت درخواست دیتی ہے، تو انکم ٹیکس افسر اسے مسترد کر سکتا ہے، اگر وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ شراکت داری حقیقی نہیں ہے یا شراکت داری کا آلہ شراکت داروں کے انفرادی حصص کی صحیح وضاحت نہیں کرتا ہے۔ لیکن ایک بار جب وہ اس نتیجے پر پہنچ جاتا ہے کہ شراکت داری حقیقی اور جائز ہے تو وہ اس بنیاد پر اندراج سے انکار نہیں کر سکتا کہ شراکت داروں میں سے ایک دوسرا بے نامی دار ہے۔ اگر شراکت داری حقیقی اور قانونی ہے تو بے نامی دار کو دیا جانے والا حصہ شراکت داری میں اس کے انفرادی حصے کی صحیح وضاحت ہوگی۔ مذکورہ بے نامی دار کے حصے سے متعلق آمدنی میں فائدہ مند مفاد کا تخمینہ کے معاملے سے تعلق ہو سکتا ہے، لیکن اندراج کے سوال کے بارے میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

نتیجے میں، مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر، ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ کی طرف سے دیا گیا جواب صحیح ہے۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔